سوال

(66)تعزیت پر کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں مروج ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہوجاتا ہے تو اس کے ورثاء اوردوست وغیرہ تعزیت کےلیے آتے رہتے ہیں اوریہ سلسلہ آہستہ آہستہ کئی ماہ تک چلتا رہتا ہے اس لیے لوگ وقت بچانے کی خاطر تین دنوں کے بعد شادی کی طرح دعوت نامے بھیج دیتے ہیں اور کسی خاص مقررہ وقت کھانے کا انتظام کرتے ہیں اور تعزیت کےلیے آنے والے لوگ اس وقت جمع ہوکر کھانا وغیرہ تناول کرنے کے بعد کچھ رقم بھی انہیں دے دیتے ہیں اس طرح کرنا کیسا ہے؟ اصل میں اس طرح کرنے سے وقت بھی بچ جاتا ہے اورایک ہی وقت میں میت کے ورثاء فراغت پالیتے ہیں ایک مولوی صاحب کہتا ہے کہ یہ ناجائز ہے آپ تفصیل سے بیان کریں کہ کیا واقعتاً یہ بات درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے مرنے والے کے پیچھے طعام وغیرہ پکا کر کھلانا یا گھر گھر اسے تقسیم کرنا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے یہ بلاشبہ حرام اورناجائز ہے۔ اس کے علاوہ اس غم اورپریشانی کے موقع پر شادی کی طرح رسوم ورواج کا انعقاد بھی ناجائز ہے کیونکہ احادیث نبویہ ﷺ یا سلف یا خلف سے ایسا کوئی رواج منقول نہیں۔

اس لیے اسے ضروری سمجھنا اوراس کے بعد اس کا انعقاد کرنا بدعت ہے اوراس کی دعوت عام کرنا بھی غیر درست ہے کیونکہ ایسی دعوت شادی اورخوشی کے موقعہ پر مشروع ہے نہ کہ غمی کے موقعہ پر بلکہ غمی کے موقعہ پر اس طرح کے طعام کے تیار کرنے سے رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

((عن عکرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن طعام المتباریین أن یوکل)) ابوداود 'کتاب الاطعمة' باب فی طعام المتباریین 'رقم الحدیث: ۳۷۵۳۔

((وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتباریان لایجابان طعامہما 'الامام احمد یعنی المتعارفین بالضیافة فخراوریاء))

دونوں حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ فخرو ریاء اورنام کمانے کےلیے طعام کھلانے کےلیے دعوت دی جائے تو ایسے شخص کی قبول نہ کی جائے۔

منتقی الاخبار میں ہے:

((عن جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ قال کنا نعد الاجتماع إلی أہل المیت وصنعة الطعام بعد دفنہ من النیاحہ))(راوه احمد)

یعنی جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اہل میت کی طرف لوگوں کو جمع ہونے اور میت کے دفن کرنے کے بعد طعام تیار کرنے نوحہ شمار کرتے تھے ۔''

فتح القدیر میں ہے :

((اتحاذ الطعام من اہل المیت بدعۃ مستقبحۃ لانہ شرع فی السرور لافی الشرور))

''یعنی اہل میت کی طرف سے طعام تیار کرنا بہت قبیح بدعت ہے کیونکہ طعام تیار کر کے لوگوں کو جمع کر کے انہیں کھلانا خوشی کے موقع پر مشروع ہے نہ کہ دکھ اور پریشانی اور غمی کے موقع پر۔''

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اہل میت کے ہاں اس طرح کے طعام تیار کرنے کی استطاعت نہیں ہوتی پھر بھی وہ لوگوں کے طعنوں سے بچنے کے لیے قرضہ لے کر بھی کھانے کا اہتمام کرتے ہیں یا کچھ لوگ یتیموں کا مال (اہل میت کے ورثاء جو ابھی بلوغت کو نہیں پہنچے ناجائز طریقے سے ضائع کرتے ہیں ۔ حالانکہ مال الیتیم ظلم سے کھانا حرام ہے :

اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

اِنَّ لَّذِینَ یَأْکُلُونَ أَمْوٰلَ لْیَتٰمَیٰ ظُلْمًا اِنَّمَا یَأْکُلُونَ فِی بُطُونِہِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیرًا (النساء : ١٠)

''یعنی بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں وہ لوگ حقیقت میں اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ ڈالتے ہیں اور وہ عنقریب جہنم میں داخل ہو جائیں گے ۔''

حاصل مطب یہ ہے کہ یہ ایک غلط رسم ہے اور ناجائز ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 383

محدث فتویٰ